بسم اللہ الرحمن الرحیم

ل ہر گھڑی کی خوف و خطر سی نکل گیا درد غم فراق جگر سی نکل گیا

کر خدا عدو کی مین شر سی نکل گیا لڑکر رقیب یار کی گھر سی نکل گیا

مریخ آج برج قمر سی نکل گیا

رت ہی کہ گئی دل ناشاد کو بہرے کچھ لوٹنی نہ پایا شب وصل کی مزے

یشہ روز ہجر کا اسد رنجہ تہا ہے مجھے ہونی نہ پایا وصل بھی گھڑی مین صبح کے

دم شام کو ہی گئی خوف سحر سی نکل گیا

وصل کی صبح جو موںہہ چاند سا اپنا دکہلائے
پاؤن رکہکر اہی بہاگی شب ہجران سر پر

ڈالو چوٹی مین نہ ہو بات کسی کا ہیجا
پاؤن پڑتا ہون نہ لو غیر کا احسان سر پر

اب حسینون سی یہہ نفرت ہی سلیمانکی قسم
کاٹ ڈالون مین کلا آئین جو پریان سر پر

آدمی کیا وہ فرشتی کی نہین ہستی مین
بہوت بن جاتی ہین جب چڑہتا ہی شیطان سر پر

سو چکا چین سی اب چونک امانت ہوئی شام
دن کیا وصل کا آئی شب ہجران سر پر

غزل

خود بخود مجہسی لگاوٹ ستم ایجاد کری
اسقدر دل سی بہلاؤن کہ بہت یاد کری

گر خدا قید عدم سی اوسی آزاد کری
جان شیرین نہ عزیز آپ سی فرہاد کری

قید شوخی کی اگر وہ ستم ایجاد کری
طایر رنگ حنا خواہش صیاد کری

چاہی جو کچہہ وہ گل گلشن ایجاد کری
قید قمری کو کری سرو کو آزاد کری

شاید آرام روش پردہ پریزاد کری
نکہت گل نہ صبا باغ مین برباد کری

فصل گل ہی بیابانمین جنون یاد کری
جلد تیار میری بیڑیان حداد کری

ترجیع بند خمسه مطلع غزل مخمّس — اسکی سوا مسدّس اک آمین سبکی جان ہی

تعریف اہل مطبع کیا کیجئی امانت — چہاپا ہی اوسنی دلسی جو اپنا مہربان ہی

تا حشر ہی جہانمین اسکی بہار باقی

اللہ کی کرم سی گلزار بیخزان ہی

مضمون ہیہ غور کرکی دیتا ہی داد منصف — چپ ہی حسد سی جاہل مدّاح نکتہ دان ہی

ہر بات ہی موافق ہر بحر ہی مناسب — بشّاش شعر کو ہی محظوظ شعر خوان ہی

کہتا ہی باغبان فکرت سر ادب سی

گلدستۂ امانت مطبوع بلبلان ہی

بتاریخ شانزدہم ماہ ربیع الثانی سنه ۱۲۹۶ ہجری النبوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعجلت جلیل وفرصت

قلیل گلدستہ امانت را لاڈو بیگم

ترقیم پذیرفت فقط